سوال

بیعت کرنے کا حکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کسی کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے، جبکہ جس کے ہاتھ پر بیعت کی جارہی ہو وہ خلیفہ نہ ہو۔ جو لوگ بیعت کرتے ہیں وہ حضرت عمر کا قول پیش کرتے ہیں۔

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صرف مسلمانوں کے خلیفہ اور امام کی بیعت کرنا جائز ہے، اہل حل وعقد علماء، فضلاء اور ذمہ داران حکومت اس کی بیعت کریں گے۔ جس سے اس کی ولایت ثابت ہو جائیگی۔ عامۃ الناس کے لئے اس کی بیعت کرنا ضروری نہیں ہے۔ ان پر صرف اتنا لازم ہے کہ وہ اطاعت الٰہی میں اس کی فرمانبرداری کریں۔ امام مارزی فرماتے ہیں: ''يَكْفِي فِي بَيْعَةِ الإِمَامِ أَنْ يَقَعَ مِنْ أَهْلِ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ وَلايَجِبُ الاستيعَاب, وَلايَلْزَم كُلّ أَحَدٍ أَنْ يَحْضُرَ عِنْدَهُ وَيَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ, بَلْ يَكْفِي اِلْتِزَامُ طَاعَتِهِ وَالانْقِيَادُ لَهُ بِأَنْ لايُخَالِفَهُ وَلايَشُقَّ الْعَصَا عَلَيْهِ انتهى'' (نقلاً من فتح الباري) امام کی بیعت میں اہل حل وعقد کی بیعت ہی کافی ہے۔ بیعت بالاستیعاب واجب نہیں ہے۔ ہر شخص پر ضروری نہیں ہے کہ وہ امام کے پاس حاضر ہو اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے۔ بلکہ اس پر اتنا ہی لازم ہے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اور اس کی مخالفت نہ کرے، اور اس کے خلاف ہتھیار نہ اٹھائے۔ امام نووی صحیح مسلم کی شرح میں فرماتے ہیں: ''أَمَّا الْبَيْعَة: فَقَدْ اِتَّفَقَ الْعُلَمَاء عَلَى أَنَّهُ لايُشْتَرَط لِصِحَّتِهَا مُبَايَعَة كُلّ النَّاس, وَلا كُلّ أَهْل الْحَلّ وَالْعِقْد, وَإِنَّمَا يُشْتَرَط مُبَايَعَة مَنْ تَيَسَّرَ إِجْمَاعهمْ مِنْ الْعُلَمَاء وَالرُّؤَسَاء وَوُجُوه النَّاس, . . . وَلايَجِب عَلَى كُلّ وَاحِد أَنْ يَأْتِيَ إِلَى الأَمَام فَيَضَع يَده فِي يَده وَيُبَايِعهُ, وَإِنَّمَا يَلْزَمهُ الانْقِيَاد لَهُ, وَأَلايُظْهِر خِلافًا, وَلايَشُقّ الْعَصَا انتهى'' اہل علم کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بیعت کی صحت کے لئے تمام لوگوں یا تمام اہل حل وعقد کا بیعت کرنا شرط نہیں ہے۔ اس میں صرف اتنی شرط ہے کہ جو علماء سردار اور ذمہ داران آسانی سے دستیاب ہو سکتے ہوں وہ بیعت پر اجماع کر لیں تو بیعت واقع ہو جائے گی۔ ہر شخص پر ضروری نہیں ہے کہ وہ امام کے پاس حاضر ہو اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے۔ بلکہ اس پر اتنا ہی لازم ہے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اور اس کی مخالفت نہ کرے، اور اس کے خلاف ہتھیار نہ اٹھائے۔ اور بیعت کے حوالے وارد تمام احادیث سے امام کی بیعت مراد ہے۔ دیگر افراد یا جماعتوں کی بیعت مراد نہیں ہے۔ شیخ صالح الفوزان ایسی بیعتوں کے بارے میں فرماتے ہیں: "البيعة لاتكون إلا لولي أمر المسلمين، وہذه البيعات المتعددة مبتدعة، وہي من إفرازات الاختلاف، والواجب على المسلمين الذين ہم في بلد واحد وفي مملكة واحدة أن تكون بيعتہم واحدة لإمام واحد، ولايجوز المبايعات المتعددة[المنتقى من فتاوى الشيخ صالح الفوزان 1/367] صرف مسلمانوں کے خلیفہ اور امام کی بیعت کرنا جائز ہے، اور یہ متعدد بیعتیں بدعت ہیں، اور اختلافات کا ذریعہ ہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ ایک ملک میں صرف ایک ہی امام کی بیعت کریں (اگر واقعی کوئی امام موجود ہو) اور متعدد بیعتیں کرنا جائز نہیں ہے۔ ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دار الافتاء محدث